07 جنوری 2013ء

پاکستان میں مالی نظام کی مستحکم نمو کے لیے
گورنر اسٹیٹ بینک نے دس نکاتی بینکاری حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے ملک میں مالی نظام کی نمو کے لیے مرکزی بینک کی دس نکاتی بینکاری حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا ہے۔ اس حکمت عملی میں مندرجہ ذیل امور پر توجہ مرکوز کی گئی ہے: (i) ملک کے محروم معاشی شعبوں کے لیے مالی شمولیت (financial inclusion) کے پروگرام کا نفاذ، (ii) قانون سازی اور ضابطہ اخلاق کے ذریعے صارفین کے تحفظ کو مضبوط بنانا، (iii) مزید شفافیت لا کر مسابقت اور کارگزاری کو مضبوط بنانا، (iv) بینکاری سیکٹر کی کارپوریٹ گورننس اور رسک مینجمنٹ کے طریقوں کو مستحکم کرنا، (v) پروڈنشل ریگولیشنز اور بینکوں کی نگرانی کے عمل کو مضبوط بنانا، (vi) نگرانی کے مستحکم فریم ورک متعارف کرانا جو مالی گروپوں اور بڑے کاروباری اداروں (conglomerates) کی نگرانی کریں، (vii) چھوٹے ڈپازٹرز، کم کاروباری قوت کے حامل اداروں اور غیر متوقع معاشی بحرانوں کے لیے سیفٹی نیٹ تیار کرنا، (viii) ایس بی پی ایکٹ کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کروا کر مانیٹری اور مالی استحکام قائم رکھنے کے لیے مرکزی بینک کے اختیارات کو بڑھانا، (ix) قرضہ مارکیٹوں، اسٹاک مارکیٹوں اور غیر بینک مالی اداروں (NBFIs) کو ترقی دے کر مالی سیکٹر میں مزید گہرائی لانا، اور (x) ٹرانزیکشنز میں سہولت پیدا کرنے کے لیے پے منٹ سسٹمز اور کریڈٹ انفارمیشن سسٹمز سمیت مالی انفرااسٹرکچر کو ترقی دینا۔

آج کراچی میں پی اے ایف ائر وار کالج میں ''پاکستانی معیشت میں مالی اداروں اور سرمایہ منڈیوں کا کردار'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ان تمام اقدامات کا مقصد ایک کارگر، مسابقتی اور مضبوط مالی نظام پیدا کرنا ہے جو تیز معاشی نمو کے لیے تحریک فراہم کر سکے اور تمام اسٹیک ہولڈرز کے مفادات کو تحفظ بھی دے۔ تمام نکات کا یہی خلاصہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کا دہرا مینڈیٹ ہے: اسے قیمتوں کا استحکام برقرار رکھنے کے مسئلے سے بھی نمٹنا ہوتا ہے اور معاشی نمو پر بھی نظر رکھنی ہوتی ہے، ہمیں مانیٹری استحکام اور ملکی وسائل کے بھرپور استعمال دونوں پر پوری توجہ دینی ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکاری سیکٹر کے پورٹ فولیو کی مستقل نگرانی کی بنا پر آج ہمارے بینک منافع بخش، انتہائی توانا اور مضبوط ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایک ہموار اور مناسب طور پر چلتا ہوا مالی نظام اس امر کو یقینی بنا سکتا ہے کہ مانیٹری پالیسی کے سگنلز مؤثر طور پر معیشت کو منتقل ہوں۔

یاسین انور نے کہا کہ عالمی بینک اور فنانشل ٹائمز اور دی اکانومسٹ جیسے معروف جرائد نے جدید طریقوں کو فروغ دینے میں اسٹیٹ بینک کے کردار کا اعتراف کیا ہے، خصوصاً مائیکروفنانس کے شعبے میں، جس کا مقصد زیادہ سے زیادہ افراد کو بینکاری شعبے میں شامل کرنا ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اسٹیٹ بینک مانیٹری پالیسی آلات (instruments) کو، جنہیں مالی شعبے کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے، استعمال کرتے ہوئے معیشت کی بحیثیت مجموعی ضابطہ کاری کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مانیٹری پالیسی آلات کی قوت کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ کتنے افراد قرض لینے اور دینے کے رسمی ذرائع کو سرگرمی سے استعمال کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حکومتی سیکورٹیز کی خرید و فروخت کرنے والی سیکنڈری مارکیٹس متعارف کرانے اور ان منڈیوں میں بگاڑ کے خاتمے سے اسٹیٹ بینک کے مانیٹری پالیسی آلات کو زیادہ قوت حاصل ہوگئی ہے۔

پاکستان میں مانیٹری پالیسی کے طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے جناب یاسین انور نے کہا کہ مانیٹری پالیسی کے آلات شرح سود کو ہدف بناتے ہیں۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ یہ کام کس طرح انجام دیتے ہیں۔ مختلف مرکزی بینک مختلف تکنیکیں استعمال کرتے ہیں لیکن اسٹیٹ بینک میں ہم بنیادی طور پر اوورنائٹ انٹربینک مارکیٹ میں مداخلت کرتے ہیں۔ یہ وہ مارکیٹ ہے جس میں بینک ایک دوسرے کو ایک دن کے لیے شرح سود پر قرضے دیتے ہیں۔ خود مرکزی بینک بھی اس مارکیٹ کا ایک رکن ہے، وہ ضرورت کے وقت رقوم فراہم کرنے کے لیے یا اضافی رقوم کے وقت زر کی نکاسی کے لیے مداخلت کرتا ہے۔ ایسا کرکے وہ اوورنائٹ ریٹ کا انتظام کرتا ہے تاکہ اس ریٹ کو ایک مخصوص حد کے اندر رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پریس کے ذریعے جس مانیٹری پالیسی ریٹ کا اعلان کیا جاتا ہے وہ اس حد کی بالائی سطح (ceiling) کو ظاہر کرتی ہے۔ اوورنائٹ ریٹ مارکیٹ کی دیگر تمام شرح سود سے منسلک ہوتا ہے۔ جس حد کے اندر اوورنائٹ ریٹ میں اتار چڑھاؤ آتا ہے، اس حد کی بالائی سطح کو تبدیل کرکے مرکزی بینک شرح سود پر اثر انداز ہوتا ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے نشان دہی کی کہ پاکستان کو نہایت بلند گرانی (hyperinflation) کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا تاہم گذشتہ چند برس کے دوران گرانی اوسط سے بلند رہی ہے اور اس کے اثرات ہر ایک نے محسوس کیے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ گذشتہ چند مہینوں میں گرانی میں نمایاں کمی آئی ہے، چنانچہ اسٹیٹ بینک نے بھی اپنی شرح سود کم کرنے کا فیصلہ کیا۔ بینچ مارک ریٹ اب 9.5 فیصد ہے۔ ہمیں یہ توقع بھی ہے کہ سال کے دوران اوسط گرانی 9.5 فیصد سے کم رہے گی۔ گرانی میں کمی کا ایک جزوی سبب اسٹیٹ بینک کی طرف سے مانیٹری مینجمنٹ کی فعال پالیسیاں بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ منی مارکیٹ میں رقوم نہ تو کم پڑیں اور نہ ہی اضافی ہوں، اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مانیٹری پالیسی سگنلز کی ٹرانسمشن مؤثر طریقے سے ہوئی ہے۔

انہوں نے یاد دلایا کہ ہماری ایکویٹی مارکیٹ ایشیا کی بہترین کارکردگی کی حامل اسٹاک مارکیٹوں میں شامل رہی ہے۔ جب سے ہم نے ایک سیکنڈری مارکیٹ قائم کی جو سرکاری قرضے کی خرید اور فروخت کرسکتی ہے، ہماری فنانشل مارکیٹیں پالیسی میں آنے والی تبدیلیوں کا زیادہ جلد اور بہتر ردعمل فراہم کرنے لگی ہیں۔ یہ بات فنانشل سیکٹر کی اصلاحات کے اہم ترین نتائج میں سے ایک ہے۔

☆☆☆